BACKGROUNDERS
Press Information Bureau
Government of India

نکسل سے پاک ہندوستان

مربوط حکمت عملی نے بائیں بازو کی انتہا پسندی کو شکست دی

بھارت نے بائیں بازو کی انتہا پسندی کے خاتمے کی جانب ایک تاریخی کامیابی حاصل کی ہے۔ اب ملک کا کوئی بھی ضلع اس انتہا پسندی سے متاثر نہیں ہے۔ یہ اہم تبدیلی ایک جامع اور مربوط حکمت عملی کے نتیجے میں ممکن ہوئی، جس میں سیکیورٹی آپریشنز، بنیادی ڈھانچے کی توسیع، ہتھیار ڈالنے والوں کی بازآبادکاری، قبائلی بہبود اور بہتر حکمرانی جیسے اقدامات شامل تھے۔ اس مربوط حکمت عملی کے نتیجے میں تشدد میں نمایاں کمی آئی، دور دراز علاقوں میں حکومت کی موجودگی مضبوط ہوئی اور جامع ترقی کے عمل کو تیز کیا گیا۔ اس سے ان علاقوں میں امن، استحکام اور خوشحالی کی پائیدار بنیاد قائم کرنے میں مدد ملی ہے۔

امن و سلامتی کا ایک نیا دور

تقریباً چھ دہائیوں تک بھارت کو بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای) کے چیلنج کا سامنا رہا۔ یہ محض کوئی دور کا مسئلہ یا نظریاتی نوعیت کا چیلنج نہیں تھا، بلکہ لاکھوں قبائلی خاندانوں اور ایسے دیہات کے باشندوں کی تلخ حقیقت تھی جہاں سڑکوں، اسکولوں اور ترقی کے ثمرات تک رسائی نہیں تھی۔ ان علاقوں میں تشدد کا سلسلہ جاری رہتا تھا اور لوگوں کی روزمرہ زندگی غیر یقینی صورتحال سے دوچار تھی۔

31مارچ 2026 کو اس صورتحال نے ایک نیا رخ اختیار کیا۔ یہ بھارت کی داخلی سلامتی کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل تھا، کیونکہ ملک عملی طور پر نکسل ازم سے آزاد ہو گیا۔ مئی 2014 میں موجودہ حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے وقت ریڈ کوریڈور ملک کو درپیش داخلی سلامتی کے سنگین ترین چیلنجوں میں سے ایک تھا۔ اس سے پہلے اختیار کی جانے والی حکمت عملیاں زیادہ تر منتشر اور ردعمل پر مبنی تھیں۔ ان میں مسئلے کی بنیادی وجوہات کو دور کرنے کے بجائے اس کی ظاہری علامات سے نمٹنے پر زیادہ توجہ دی جاتی تھی۔ بعد ازاں اس مسئلے کے مستقل حل کے لیے ایک جامع اور مربوط حکمت عملی اختیار کی گئی۔

گزشتہ بارہ برسوں کے دوران تین باہم مربوط اور ایک دوسرے کی تکمیل کرنے والے اقدامات کے ذریعے یہ تبدیلی ممکن ہوئی۔ ریاست پر عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لیے سیکیورٹی آپریشنز کو مزید مؤثر بنایا گیا، مختلف سرکاری اداروں کے درمیان تال میل کو بہتر کیا گیا، ہتھیار ڈالنے والوں کی بازآبادکاری کے لیے ایک منظم نظام وضع کیا گیا اور مقامی آبادی کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رکھا گیا۔

بنیادی ڈھانچے کی توسیع کے تحت زمینی اور ڈیجیٹل رابطوں کو بہتر بنایا گیا، دور دراز علاقوں تک سرکاری خدمات اور انتظامیہ کی رسائی بڑھائی گئی اور روزگار کے پائیدار مواقع پیدا کیے گئے۔ فلاحی اقدامات کے تحت لوگوں کے وقار کے تحفظ، سبھی کو یکساں سہولیات اور خدمات کی فراہمی، ثقافتی شمولیت اور متاثرہ برادریوں کو قومی ترقی کے دھارے سے جوڑنے پر خصوصی توجہ دی گئی۔



ان تمام پہلوؤں میں باہمی ربط تھا اور ہر پہلو دوسرے کو تقویت دیتا تھا۔ سیکیورٹی اقدامات نے ترقی کی راہ ہموار کی، ترقی نے عوام کا اعتماد مزید مستحکم کیا اور اعتماد کے نتیجے میں فلاحی خدمات کی فراہمی کا عمل تیز ہوا۔ یہ محض واقعات کا ایک سلسلہ نہیں تھا، بلکہ پیش رفت کا ایک ایسا مربوط سلسلہ تھا جس کے مختلف اجزاء ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے اور انہیں الگ الگ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

ریاست پر اعتماد کی بحالی

اس پوری کوشش کا بنیادی مقصد کمزور اور دور دراز علاقوں میں ریاست کی مسلسل موجودگی کو یقینی بنا کر عوام کا اعتماد اور بھروسا بحال کرنا تھا۔ اس مقصد کے لیے سیکیورٹی ایجنسیوں اور انتظامی اداروں کے درمیان تال میل کو مضبوط بنایا گیا تاکہ مؤثر ردعمل کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس حکمت عملی نے مقامی برادریوں اور ریاستی نظام کے درمیان طویل عرصے سے قائم خلیج کو پاٹنے میں اہم کردار ادا کیا۔

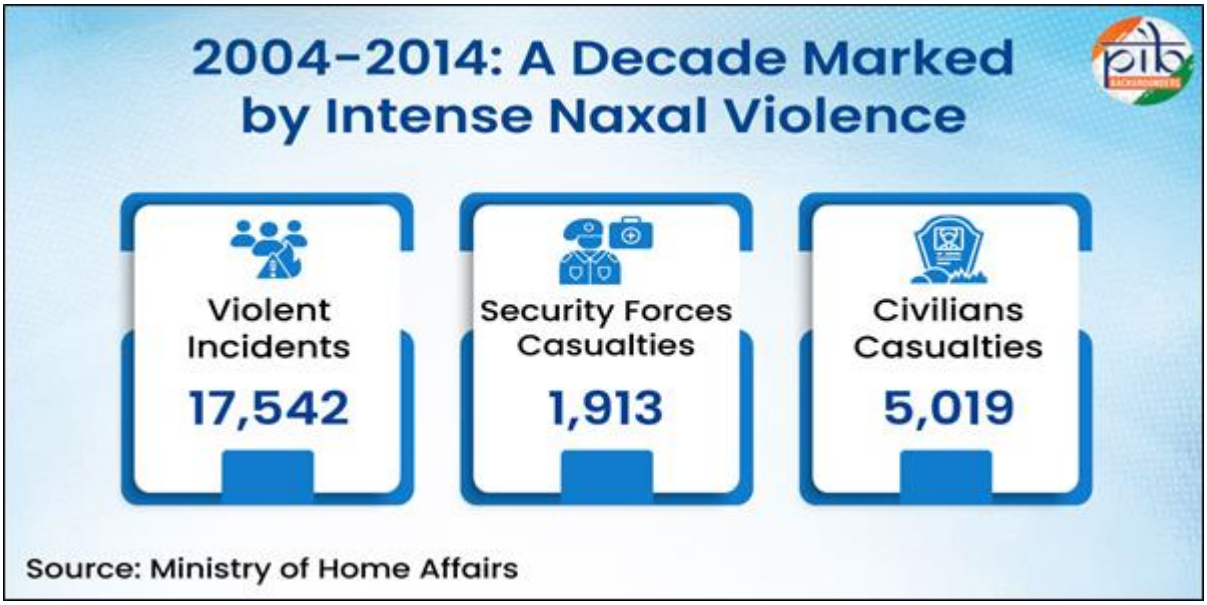

2014سے قبل تشدد کا عروج

بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای) کی ابتدا 1967 میں مغربی بنگال کی نکسل باڑی تحریک سے ہوئی، جو ماؤنواز نظریے اور مسلح انقلاب کے تصور سے متاثر تھی۔ اس کا بنیادی نظریہ سادہ مگر پُرتشدد تھا: ''طاقت بندوق کی نالی سے نکلتی ہے۔'' نکسلائٹس کے تقریباً 92 فیصد ہتھیار براہِ راست پولیس کے اسلحہ خانوں سے لوٹے گئے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ 2004 میں متعدد انتہا پسند تنظیمیں متحد ہو کر کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (ماؤنواز)) سی پی آئی (ماؤنواز) کے نام سے ایک تنظیم میں ضم ہو گئیں، جس کے نتیجے میں یہ بھارت کی داخلی سلامتی کے لیے سب سے بڑا چیلنج بن گئی۔

2004سے 2014 تک کی دہائی بائیں بازو کی انتہا پسندی کی تاریخ کے پُرتشدد ترین ادوار میں سے ایک تھی۔ 2010 میں تشدد اپنے عروج پر پہنچ گیا، جب صرف ایک سال کے دوران 1,936 پُرتشدد واقعات پیش آئے اور 720 عام شہری ہلاک ہوئے۔ اس پوری دہائی کے دوران مجموعی طور پر 17,542 پُرتشدد واقعات درج کیے گئے، جن میں سیکیورٹی فورسز کے 1,913 اہلکار اور 5,019 عام شہری ہلاک ہوئے۔

اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے کوئی مستقل قومی پالیسی موجود نہیں تھی اور مختلف ریاستی حکومتیں باہمی تال میل کے بغیر الگ الگ کام کر رہی تھیں۔ تاہم، 2009 میں حکومت نے عوامی سطح پر تسلیم کیا کہ نکسل ازم بھارت کی داخلی سلامتی کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے اور اس کا جغرافیائی پھیلاؤ کشمیر اور شمال مشرقی خطے سے بھی کہیں زیادہ وسیع ہے۔

پالیسی میں تبدیلی: منتشر ردعمل سے مربوط حکمت عملی کی جانب

پہلا فیصلہ کن قدم 2015 میں اٹھایا گیا، جب بائیں بازو کی انتہا پسندی سے نمٹنے کے لیے ''قومی پالیسی اور ایکشن پلان'' کو منظوری دی گئی۔ اس کے ذریعے سابقہ

عارضی اور غیر منظم(ایڈہاک) طریقۂ کار کی جگہ ایک باضابطہ اور ''مکمل حکومتی نقطۂ نظر ''(ہول آف گورنمٹ) پر مبنی نظام متعارف کرایا گیا۔

سیکیورٹی اقدامات کا بنیادی مقصد ریاستی سیکیورٹی نظام کو مضبوط بنانا، دور دراز علاقوں میں سیکیورٹی کے خلا کو پُر کرنا اور ریاستی پولیس و مرکزی مسلح پولیس فورسز (سی اے پی ایف) کے درمیان تال میل کو بہتر بنانا تھا۔ اس حکمت عملی کے تحت مرکزی مسلح پولیس فورسز کو تعینات کیا گیا، انہیں خصوصی تربیت فراہم کی گئی اور سیکیورٹی سے متعلق اخراجات کی اسکیم (ایس آر ای)، خصوصی بنیادی ڈھانچہ اسکیم (ایس آئی ایس) اور خصوصی مرکزی امداد کی اسکیم (ایس سی اے)کے ذریعے مالی وسائل فراہم کیے گئے۔ اس کے ساتھ ہی سیکیورٹی اقدامات کے علاوہ اس مسئلے کی سماجی و اقتصادی بنیادی وجوہات کو دور کرنے پر بھی توجہ دی گئی۔ 2017 میں ایس سی اے اسکیم کے آغاز سے اب تک تقریباً 4,318.52 کروڑ روپے جاری کیے جا چکے ہیں۔

خصوصی بنیادی ڈھانچہ اسکیم (ایس آئی ایس)کے تحت بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ سابقہ ریاستوں میں خصوصی دستوں کی تشکیل، خصوصی انٹیلی جنس شاخوں کے قیام، ضلعی پولیس کو مضبوط بنانے اور قلعہ بند پولیس اسٹیشنوں کی تعمیر کے لیے 1,761 کروڑ روپے کے منصوبوں کو منظوری دی گئی ہے۔

مالی سال 2014-15 سے اب تک سیکیورٹی سے متعلق اخراجات کی اسکیم (ایس آر ای)کے تحت 3,877.98 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں۔ اس رقم کا مقصد آپریشنل ضروریات پوری کرنا، سیکیورٹی فورسز کی صلاحیتوں میں اضافہ اور انہیں تربیت فراہم کرنا، بائیں بازو کی انتہا پسندی سے وابستہ ہتھیار ڈالنے والے کیڈروں کی بازآبادکاری کرنا، نیز شہید سیکیورٹی اہلکاروں اور ہلاک ہونے والے شہریوں کے اہل خانہ کو اضافی مالی امداد فراہم کرنا ہے۔

پہلی بار بھارت نے بائیں بازو کی انتہا پسندی کے خلاف چار نکاتی حکمت عملی پر مبنی ایک منظم اور جامع طریقۂ کار اختیار کیا۔ اس حکمت عملی کے چار بنیادی ستون تھے: سیکیورٹی نظام کو مضبوط بنانا، تیز رفتار ترقی کو فروغ دینا، حقوق اور مراعات کی فراہمی کو یقینی بنانا اور عوامی تاثر کی تشکیل و بہتری پر توجہ دینا۔ حکومت کی کارروائیوں کی رہنمائی وزارت داخلہ کے تحت ایک زیادہ مرکزی اور مربوط نظام کے ذریعے کی گئی، جس سے پالیسی پر عمل درآمد میں بہتر تال میل اور ہم آہنگی پیدا ہوئی۔



ہندوستان کو نکسل ازم کے خوف اور تشدد سے پاک کرنے کا مقصد منظم منصوبہ بندی اور مربوط کارروائی کے ذریعے حاصل کیا گیا۔ 24 اگست 2024 کو حکومت ہند نے 31 مارچ 2026 تک ملک کو نکسل ازم سے پاک کرنے کا ہدف مقرر کیا۔ یہ ہدف سخت سیکیورٹی آپریشنز، بہتر تال میل، بنیادی ڈھانچے کی توسیع اور ترقیاتی سرگرمیوں کو تیز رفتاری سے دور دراز علاقوں تک پہنچانے کے ذریعے مقررہ مدت میں حاصل کر لیا گیا۔

سیکیورٹی گرڈ کی تعمیر

حکومت نے بنیادی ڈھانچے کی توسیع، خصوصی دستوں کی تعیناتی اور آپریشنل تال میل کو بہتر بنا کر نکسل سے متاثرہ علاقوں میں سیکیورٹی کے خلا کو منظم انداز میں پُر کیا۔ اس مربوط حکمت عملی کے نتیجے میں ریڈ کوریڈور میں ریاستی عمل داری، نقل و حرکت، انٹیلی جنس کے تبادلے اور انسدادِ بغاوت کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا۔

2014سے پہلے قائم کیے گئے محض 169 حفاظتی کیمپوں کے مقابلے میں 668 نئے حفاظتی کیمپ قائم کیے گئے۔ اس کے علاوہ، سیکیورٹی گرڈ کو مزید مضبوط بنانے، علاقوں پر سیکیورٹی فورسز کا کنٹرول بہتر کرنے اور دور دراز جنگلاتی علاقوں میں مسلسل کارروائیوں کو یقینی بنانے کے لیے 615 قلعہ بند پولیس اسٹیشن (ایف پی ایس) قائم کیے گئے۔

دور دراز علاقوں میں سیکیورٹی فورسز کی فوری تعیناتی کو ممکن بنانے کے لیے 68 نائٹ لینڈنگ ہیلی پیڈ تعمیر کیے گئے۔ ان کے ذریعے فوجیوں کی نقل و حرکت، زخمیوں

کے انخلا اور نگرانی کی سہولت فراہم ہوئی۔ سیکیورٹی فورسز کو 400 بلٹ پروف اور دھماکوں سے محفوظ گاڑیاں فراہم کی گئیں، جبکہ ان کی فلاح و بہبود اور طبی امداد کے لیے 5 اسپتال بھی قائم کیے گئے۔

خصوصی فورسز کا انضمام: کوبرا، ڈی آر جی، ایس ٹی ایف اور گرے ہاؤنڈز

کوبرا (کمانڈو بٹالین فار ریزولوٹ ایکشن)، مرکزی ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف)، ڈسٹرکٹ ریزرو گارڈ (ڈی آر جی)، جھارکھنڈ جیگوار، چھتیس گڑھ پولیس کی خصوصی اکائیوں اور آندھرا پردیش کے گرے ہاؤنڈز جیسی خصوصی ریاستی فورسز کو یکجا کرکے ایک کثیر سطحی اور خصوصی سیکیورٹی نظام تشکیل دیا گیا۔

ڈی آر جی، ایس ٹی ایف، سی آر پی ایف اور کوبرا کے مشترکہ تربیتی پروگراموں کے ذریعے واضح کمانڈ ڈھانچے پر مبنی ایک مربوط فورس تیار کی گئی، جس کی مختلف اکائیاں ایک دوسرے کے ساتھ مؤثر انداز میں مل کر کام کرنے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔

ٹیکنالوجی: ایک فیصلہ کن تبدیلی

2014کے بعد مرکزی حکومت نے جدید ٹیکنالوجی کے وسیع پیمانے پر استعمال کے ذریعے انسدادِ نکسل آپریشنز کے طریقۂ کار میں نمایاں تبدیلی لائی۔ بغیر پائلٹ کے فضائی طیاروں (یو اے وی)، ڈرونز، سیٹلائٹ تصاویر اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی ڈیٹا کے تجزیے سے بر وقت مانیٹرنگ (جانچ) اور درست نگرانی یا باریک بینی سے نگرانی ممکن ہوئی۔

مقام کا سراغ لگانااور نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے جدید نظام، کال ریکارڈز کے سائنسی تجزیے، موبائل ڈیٹا کے تجزیے اور سوشل میڈیا کی نگرانی کو بھی عملی طور پر بروئے کار لایا گیا۔ وزارت داخلہ نے نقل و حرکت پر نظر رکھنے، مواصلاتی سرگرمیوں کے نمونوں کا تجزیہ کرنے اور آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی ذرائع استعمال کیے۔

’’تلاش، ہدف بندی اور خاتمہ‘‘ کے تحت اہم آپریشنز

حکومت کی ’’تلاش، ہدف بندی اور خاتمہ‘‘ کی حکمت عملی نے نمایاں نتائج برآمد کیے۔ مسلسل سیکیورٹی آپریشنز اور انٹیلی جنس پر مبنی مربوط حکمت عملیوں کے ذریعے حکومت نے ان علاقوں پر دوبارہ کنٹرول حاصل کر لیا جو تین دہائیوں سے زائد عرصے تک بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای) کے زیرِ اثر رہے تھے۔



’آپریشن بلیک فاریسٹ‘، ’آپریشن آکٹوپس‘، ’آپریشن ڈبل بل‘، ’آپریشن تھنڈر اسٹارم‘، ’آپریشن بھیم بندھ‘ اور ’آپریشن چکر بندھ‘ سمیت متعدد مربوط کارروائیوں کے نتیجے میں متاثرہ علاقوں میں ماؤنواز نیٹ ورکس نمایاں طور پر کمزور ہوئے ہیں۔ ان میں ’آپریشن بلیک فاریسٹ‘ کو ایک بڑی کامیابی قرار دیا جا سکتا ہے، جس کے دوران ماؤنوازوں کے ایک اہم گڑھ کو تباہ کیا گیا، 30 سے زائد ماؤنوازوں کو ہلاک کیا گیا اور گرفتاریوں اور ہتھیار ڈالنے کے واقعات میں تیزی آئی۔ ’آپریشن ڈبل بل‘ کے نتیجے میں گملا، لوہردگا اور لاتیہار کے اضلاع نکسل ازم کے اثرات سے آزاد ہو گئے۔ مجموعی طور پر ان کارروائیوں نے طویل عرصے سے متاثرہ علاقوں میں ریاستی عمل داری بحال کرنے، انتہا پسندوں کے اثر و رسوخ کو کم کرنے اور بہتر سیکیورٹی، حکمرانی اور ترقیاتی سرگرمیوں کی رسائی کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

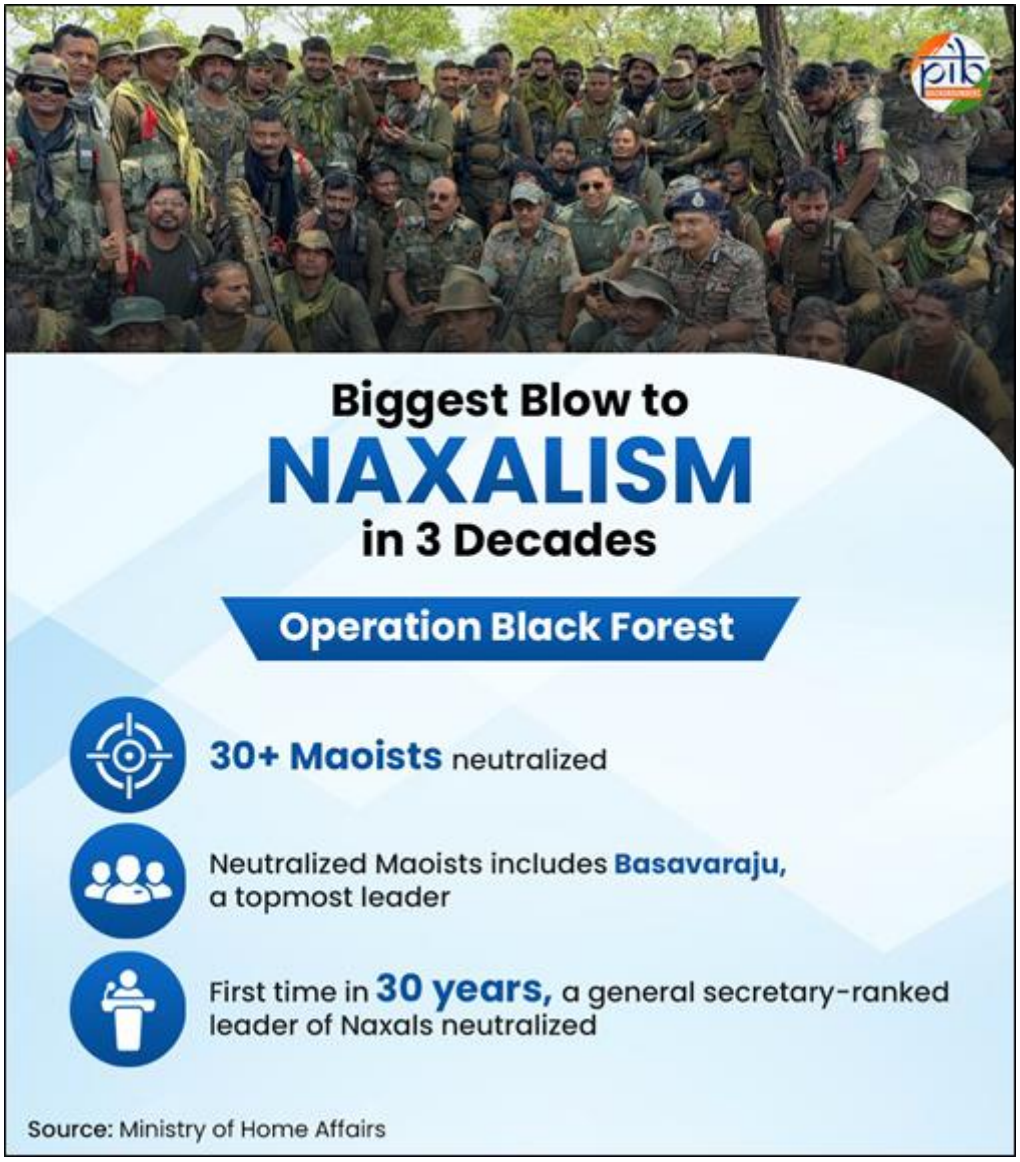

سی پی آئی (ماؤنواز) کے پولیٹ بیورو کے تمام ارکان اور مرکزی کمیٹی کے تمام ارکان کو غیر مؤثر کر دیا گیا ہے۔ 2014 سے اب تک پولیٹ بیورو اور مرکزی کمیٹی کے مجموعی طور پر 41 ارکان کو غیر مؤثر کیا جا چکا ہے۔

معاون نظام کو ختم کرنا

مرکزی حکومت نے تمام متعلقہ اداروں کو شامل کرتے ہوئے ایک جامع حکمت عملی اختیار کی، جس کے تحت نہ صرف مسلح ارکان بلکہ ان کی معاونت کرنے والے پورے نظام کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ترقیاتی سرگرمیوں کے حوالے سے اس حکمت عملی کا مطلب ''مکمل حکومتی نقطۂ نظر'' تھا، جبکہ سیکیورٹی آپریشنز کے معاملے میں اس کا مطلب ''تمام متعلقہ اداروں پر مشتمل مشترکہ حکمت عملی'' تھا۔

نکسل تحریک کو مالی معاونت فراہم کرنے والے نیٹ ورکس کو توڑنے کے لیے قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) میں ایک خصوصی شعبہ قائم کیا گیا۔ دسمبر 2025 تک

این آئی اے نے 40 کروڑ روپے سے زائد مالیت کے اثاثے ضبط کر لیے تھے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے 12 کروڑ روپے مالیت کے اثاثے منسلک کیے، جبکہ ریاستی اداروں نے مزید 40 کروڑ روپے مالیت کے اثاثے ضبط کیے۔ جون 2026 تک این آئی اے میں بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متعلق مقدمات کی مجموعی تعداد 112 ہو گئی تھی، جن میں سے 100 مقدمات میں چارج شیٹ داخل کی جا چکی تھی۔

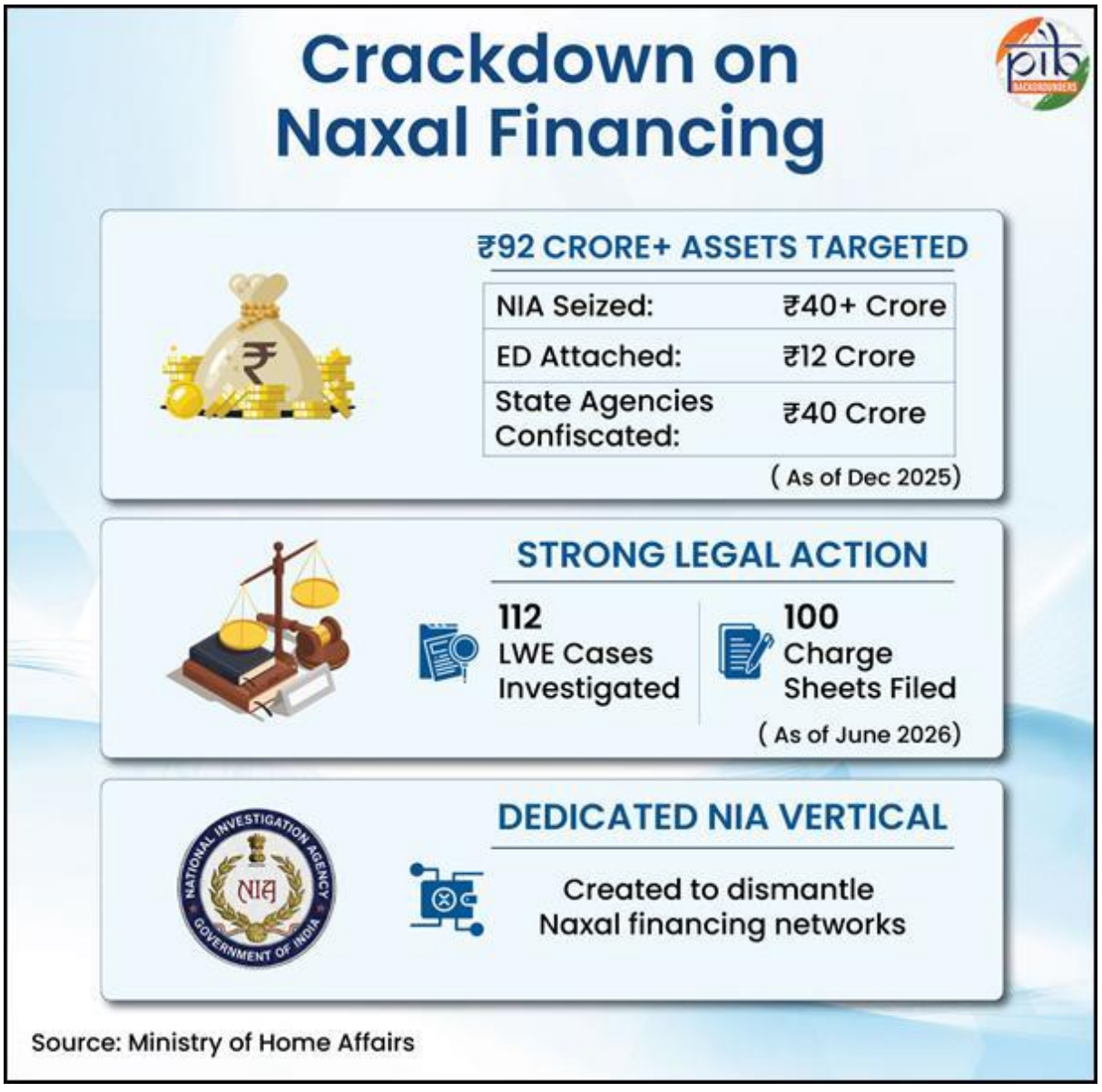

ہتھیار ڈالنے والوں کا 'ریڈ کارپٹ' استقبال

حکومت نے سخت سیکیورٹی اقدامات کے ساتھ ساتھ بازآبادکاری پر مبنی حکمت عملی بھی اختیار کی ہے، جس کا واضح پیغام ہے: ''جو لوگ ہتھیار ڈال دیں گے، ان کا شاندار استقبال کیا جائے گا۔''

خودسپردگی کرنے والے ارکان کو فوری مالی امداد فراہم کی جاتی ہے، جس کے تحت اعلیٰ عہدوں پر فائز ارکان کو 5 لاکھ روپے اور دیگر ارکان کو 2.5 لاکھ روپے دیے

جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں 36 ماہ تک ماہانہ 10,000 روپے وظیفہ بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

ہتھیار ڈالنے پر 50,000 روپے کی اضافی ترغیبی رقم بھی دی جاتی ہے، جو اجتماعی طور پر خودسپردگی کرنے کی صورت میں دوگنی ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ہتھیار جمع کرانے پر الگ سے معاوضہ بھی فراہم کیا جاتا ہے۔



بحالی کی پالیسی نے ہتھیار ڈالنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ نومبر 2026 تک تقریباً 8,526 نکسلائٹس ہتھیار ڈال چکے تھے۔ ان کوششوں کو سول سوسائٹی کے ارکان، صحافیوں، مقامی برادریوں کے رہنماؤں اور عوامی نمائندوں کی حمایت حاصل رہی، جنہوں نے بازآبادکاری کے اقدامات پر اعتماد پیدا کرنے اور متاثرہ افراد کی مرکزی دھارے میں واپسی کی حوصلہ افزائی کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

حالیہ پیش رفت سے یہ بات مزید واضح ہوئی ہے کہ مسلسل سیکیورٹی آپریشنز اور بازآبادکاری پر مبنی حکمت عملی کو یکجا کرنے کا طریقہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔ 28 جولائی 2026 کو 'نئی دشا، نئی پہل' نامی نکسل مخالف مہم کے تحت کولہان اور لاتیہار علاقوں سے تعلق رکھنے والے 16 سرگرم ماؤنوازوں نے رانچی میں ہتھیار ڈال دیے۔ خودسپردگی کرنے والوں میں ایک ریجنل کمانڈر، تین زونل کمانڈر، تین سب زونل کمانڈر، چھ ایریا کمانڈر اور کیڈر کی سطح کے تین دیگر ارکان شامل تھے۔ انہوں نے 11 جدید ہتھیاروں، 38 میگزینوں اور 1,562 کارتوسوں سمیت خودسپردگی کی۔

مزید برآں، 29 جولائی 2026 کو آٹھ مزید ماؤنوازوں نے بیجاپور پولیس کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ ان کی گرفتاری پر مجموعی طور پر 49 لاکھ روپے کا انعام مقرر تھا۔

یہ بائیں بازو کی انتہا پسندی کے خلاف مہم میں ایک اور نمایاں کامیابی تھی۔ اسی روز سیکیورٹی فورسز نے دھنباد اور گریڈیہہ کی سرحد سے ماؤنوازوں کے ایک اعلیٰ رہنما اور پولیٹ بیورو کے رکن کو بھی گرفتار کر لیا، جن کی گرفتاری پر ایک کروڑ روپے کا انعام مقرر تھا۔ خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر کی گئی اس مشترکہ کارروائی کے دوران ایک ریجنل کمیٹی کے رکن، جن کی گرفتاری پر 15 لاکھ روپے کا انعام تھا، ایک ماؤنواز کیڈر اور دو دیہاتیوں کو بھی حراست میں لیا گیا۔

سیکیورٹی کے یہ اقدامات محض امن و امان کی بحالی تک محدود نہیں تھے، بلکہ انہوں نے طویل مدتی ترقی کی راہ بھی ہموار کی۔ ہر مضبوط پولیس اسٹیشن، ہر مرکزی مسلح پولیس فورسز کا کیمپ اور ہتھیار ڈالنے والا ہر فرد ان علاقوں تک حکومتی رسائی بڑھانے کا ذریعہ بنا جہاں پہلے پہنچنا مشکل تھا۔ سیکیورٹی کی فراہمی نے قبائلی برادریوں تک سڑکوں، اسکولوں، صحت کی سہولیات، بینکنگ خدمات اور ڈیجیٹل رابطوں کی رسائی ممکن بنانے کی راہ ہموار کی۔ اسی طرح استحکام اور اعتماد کی بحالی نے بعد میں ہونے والی بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی بنیاد فراہم کی۔

ایک نئے مستقبل کی تعمیر: بنیادی ڈھانچہ اور مواصلاتی رابطے

نکسل ازم کے خاتمے کے عزم کا مقصد کبھی بھی محض نکسلائٹس کا خاتمہ نہیں تھا۔ اصل مقصد یہ یقینی بنانا تھا کہ بڑے شہروں میں دستیاب تمام سہولیات خطے کے غریب قبائلی باشندوں تک بھی پہنچیں، تاکہ ان کے بچوں کے لیے بھی روشن مستقبل کے مواقع پیدا ہوں۔ اس مرحلے میں دور دراز علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی تعمیر، مواصلاتی رابطوں کے فروغ اور حکومتی خدمات کی رسائی کو وسعت دینے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس کے نتیجے میں ضروری خدمات، سڑکوں اور ڈیجیٹل نیٹ ورکس تک لوگوں کی رسائی بہتر ہوئی۔ ان کوششوں نے پہلے سے محروم علاقوں کو قومی ترقی اور حکمرانی کے مرکزی دھارے سے جوڑنے میں مدد دی۔

سڑکوں کے ذریعے رابطوں کا فروغ

بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں کے لیے شروع کی گئی دو مخصوص اسکیموں، روڈ ریکوائرمنٹ پلان (آر آر پی) اور بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں کے لیے روڈ کنیکٹیویٹی پروجیکٹ (آر سی پی ایل ڈبلیو ای اے) کے تحت مجموعی طور پر 15,189 کلومیٹر سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں، تاکہ ان علاقوں میں سڑکوں کے ذریعے رابطوں کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔

بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ سابقہ علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کے کئی منصوبے ماؤنوازوں کے خطرات اور سیکیورٹی سے متعلق چیلنجوں کے باعث تعطل کا شکار تھے۔ ٹھیکیدار بھی اکثر ایسے منصوبوں کے لیے بولی لگانے میں حصہ لینے سے گریز

کرتے تھے۔ ان علاقوں میں اہم اور دشوار گزار سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کی ذمہ داری بارڈر روڈز آرگنائزیشن (بی آر او) کو سونپی گئی ہے۔

ڈیجیٹل اور موبائل رابطوں کا فروغ

ٹیلی کام رابطہ جدید معاشروں میں ترقی کی بنیاد بن کر ابھرا ہے۔ دیہی قبائلی برادریوں کے لیے اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے، کیونکہ یہ سماجی و اقتصادی ترقی، ڈیجیٹل تقسیم کو کم کرنے، تعلیم اور صحت کی سہولیات تک رسائی فراہم کرنے اور معاشی مواقع کو فروغ دینے میں ایک اہم محرک کا کردار ادا کرتا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر 9,561 موبائل ٹاورز کو فعال کیا گیا ہے۔ بائیں بازو کی انتہا پسندی سے سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں کے 46,592 دیہات میں سے 44,728، یعنی تقریباً 96 فیصد دیہات میں اب موبائل رابطے کی سہولت دستیاب ہے۔ اس سے تعلیم تک رسائی، آن لائن خدمات کی فراہمی اور معاشی ترقی کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔

ریل رابطوں کا فروغ

بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ سابقہ علاقوں میں ریل رابطہ معاشی انضمام کے ایک اہم محرک کے طور پر ابھرا ہے۔ دلی راج ہرا اور روگھاٹ کے درمیان 95 کلومیٹر طویل ریلوے لائن کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، جبکہ روگھاٹ-جگدل پور کے درمیان 140 کلومیٹر طویل ریلوے لائن کے منصوبے کو منظوری دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، دنتے واڑہ اور مانوگورو کے درمیان 153 کلومیٹر طویل ریلوے لائن کی تعمیر کو بھی منظوری دی گئی ہے۔

150کلومیٹر طویل کرندول–جگدل پور دوہری لائن (ڈبلنگ) کے منصوبے میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے، جس میں جگدل پور–کمالور اور بچیلی–کرندول کے حصے (مجموعی طور پر 130 کلومیٹر) پہلے ہی باقاعدہ طور پرشروع یا فعال کیے جا چکے ہیں اور یہ منصوبہ تکمیل کے قریب ہے۔

مالی شمولیت

مرکزی حکومت نے گزشتہ بارہ برسوں کے دوران بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ اضلاع میں مالی شمولیت کو نمایاں طور پر فروغ دیا ہے۔ اپریل 2015 سے مارچ 2026 کے دوران ان علاقوں میں 1,804 بینک شاخیں کھولی گئیں، 1,321 اے ٹی ایم نصب کیے گئے، 74,720 بینکنگ نمائندے تعینات کیے گئے اور 6,025 ڈاک خانے قائم کیے گئے۔

جوابدہ اور جامع حکمرانی

حکومت نے تسلیم کیا کہ قبائلی علاقوں میں اسکیموں پر عمل درآمد کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے یکساں معیاری طریقۂ کار پر سختی سے عمل کرنے کے بجائے لچک اور مقامی ضروریات کے مطابق حکمت عملی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

دور دراز قبائلی علاقوں میں آدھار کی سہولت کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے یو آئی ڈی اے آئی اور محکمہ ڈاک کے تعاون سے خصوصی مہم چلائی گئی۔ چھتیس گڑھ کے بستر ڈویژن میں زمینی سروے کے بعد 294 ڈاک خانے کھولے گئے، جن کے قیام میں علاقے کے منفرد جغرافیائی اور زمینی حالات کو مدنظر رکھا گیا۔

انٹرنیٹ کی کمزور سہولت اور بینکنگ کے ناکافی بنیادی ڈھانچے کے پیش نظر، وکست بھارت گارنٹی فار روزگار اینڈ اجیویکا مشن (گرامین) اسکیم کے ابتدائی مرحلے کے تحت بعض بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں میں اجرت کی نقد ادائیگی اور حاضری درج کرنے کے لیے آف لائن نظام کی اجازت دی گئی۔

سوچھ بھارت مشن کے تحت جہاں بینکنگ سہولیات تک رسائی ناکافی تھی، وہاں بیت الخلا کی تعمیر کے لیے فنڈز گاؤں کی صفائی کمیٹیوں کے ذریعے فراہم کیے گئے۔ اسی طرح دور دراز دیہات میں آیوشمان بھارت کارڈ جاری کرنے کے لیے افسران کو بااختیار بنانے کی غرض سے ایک آف لائن ایپلی کیشن بھی متعارف کرائی گئی۔

یہ مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ فلاحی اسکیموں کے فوائد آخری مستفید ہونے والے فرد تک پہنچانے کے لیے مقامی ضروریات کے مطابق حکومتی نظام کو ڈھالنا کتنا اہم ہے۔

صحت کی سہولیات

چھتیس گڑھ کے بستر خطے کو طویل عرصے سے دور دراز محل وقوع اور بائیں بازو کی انتہا پسندی کے تشدد کے باعث صحت کی سہولیات تک رسائی میں مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے حکومت نے پردھان منتری سوستھیا سرکشا یوجنا کے تحت گورنمنٹ میڈیکل کالج، جگدل پور میں 240 بستروں پر مشتمل ایک سپر اسپیشلٹی اسپتال کے قیام کو منظوری دی۔ یہ اسپتال اب کام کر رہا ہے اور اس کا افتتاح 18 مئی 2026 کو معزز مرکزی وزیر داخلہ نے کیا تھا۔

اس کے علاوہ، سیکیورٹی اہلکاروں کے لیے قائم کیے گئے مرکزی مسلح پولیس فورسز کے 11 فیلڈ اسپتالوں کو بھی مقامی قبائلی برادریوں کے لیے کھول دیا گیا ہے، جس سے مقامی آبادی کو صحت کی سہولیات تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔

تعلیم اور ہنرمندی کی ترقی

گزشتہ بارہ برسوں کے دوران حکومت ہند نے 259 ایکلویہ ماڈل رہائشی اسکولوں کے قیام کو منظوری دی ہے، جن میں سے 179 اسکول فعال ہو چکے ہیں۔ مزید برآں، ان علاقوں میں 47 صنعتی تربیتی ادارے اور 49 ہنرمندی کی ترقی کے مراکز بھی قائم

کیے گئے ہیں۔ ان اقدامات پر مجموعی طور پر تقریباً 800 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی گئی ہے۔

تعلیمی سہولیات اور پیشہ ورانہ تربیت کے اس وسیع نظام نے قبائلی نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور دور دراز علاقوں کی برادریوں کو قومی معیشت کے مرکزی دھارے سے جوڑنے میں مدد دی ہے۔ 90,000 سے زائد نوجوانوں اور خواتین کو ہنرمندی کی تربیت فراہم کی گئی ہے۔

قبائلی نوجوانوں کے تبادلے کے پروگرام کے تحت بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ سابقہ علاقوں کے قبائلی نوجوانوں کو ملک کے مختلف حصوں کے مطالعاتی دوروں پر لے جایا جاتا ہے، تاکہ قومی یکجہتی، ثقافتی بیداری اور ترقیاتی سرگرمیوں سے واقفیت کو فروغ دیا جا سکے۔ 2014 سے اب تک مجموعی طور پر 37,655 قبائلی نوجوان اس پروگرام میں حصہ لے چکے ہیں۔

سوک ایکشن پروگرام

سوک ایکشن پروگرام کے تحت حکومت ہند مرکزی مسلح پولیس فورسز کو ان کے تعیناتی والے علاقوں میں فلاحی سرگرمیاں انجام دینے کے لیے مالی امداد فراہم کرتی ہے۔ ان سرگرمیوں میں طبی کیمپوں کا انعقاد، کھیلوں کے مقابلوں کا اہتمام اور مقامی برادریوں میں ضروری اشیاء کی تقسیم شامل ہے۔

2014سے اب تک اس پروگرام کے تحت 221.88 کروڑ روپے جاری کیے جا چکے ہیں۔ ان اقدامات سے عوام کا اعتماد مضبوط کرنے اور سیکیورٹی فورسز اور مقامی برادریوں کے درمیان فاصلے کم کرنے میں مدد ملی ہے۔



یہ بنیادی ڈھانچہ، دیہات کو ملانے والی سڑکیں، مواصلاتی رابطوں کو ممکن بنانے والے موبائل ٹاورز، معاشی سرگرمیوں میں شمولیت کو آسان بنانے والے بینک، اور قبائلی نوجوانوں کے لیے نئے مواقع کے دروازے کھولنے والے اسکول، سبھی براہِ راست زمینی سطح پر فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ ان اقدامات نے ایک ایسا ٹھوس اور ادارہ جاتی ڈھانچہ فراہم کیا ہے جس کی بنیاد پر حقیقی فلاح و بہبود، وقار اور ثقافتی احیا کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

متاثرہ علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی مجموعی ترقی

متاثرہ علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی جامع ترقی پائیدار بنیادی ڈھانچے کے فروغ کے ذریعے علاقائی انضمام کو مضبوط بناتی ہے۔ بہتر رابطوں سے معاشی مواقع میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں کی نقل و حرکت آسان ہوتی ہے۔ طویل مدتی سرمایہ کاری پائیدار اور جامع ترقی کی راہ ہموار کرتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

فی الحال، بھارت کے 38 اضلاع کو سابقہ متاثرہ (لیگیسی) اور خصوصی توجہ کے مستحق (تھرسٹ) اضلاع کے طور پر درجہ بند کیا گیا ہے، جہاں سیکیورٹی اور ترقیاتی معاونت کا سلسلہ جاری ہے۔

عوامی فلاح و بہبود اور وقار

حکمت عملی کا یہ آخری جزو وقار اور شمولیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے فلاحی خدمات کی فراہمی پر زور دیتا ہے۔ اس کے تحت پسماندہ برادریوں تک آخری مرحلے پر بھی خدمات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے، تاکہ انہیں ضروری عوامی خدمات تک مساوی رسائی حاصل ہو سکے۔

قبائلی برادریوں کے معاش کو مضبوط بنانا

قبائلی بہبود پر مسلسل توجہ نے بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای) کے اثر و رسوخ کو کم کرنے، ترقیاتی عمل کو وسعت دینے، مواقع تک رسائی بہتر بنانے اور قبائلی برادریوں اور جمہوری اداروں کے درمیان تعلقات مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ سیکیورٹی اقدامات کے ساتھ ساتھ حکومت نے اس بات کو بھی یقینی بنایا ہے کہ بہتر تعلیم، بنیادی ڈھانچے، صحت کی سہولیات، رہائش اور روزگار کے ذرائع کے ذریعے ترقی کے ثمرات دور دراز قبائلی علاقوں تک پہنچیں۔

ہتھیار ڈالنے والے کیڈروں کی بازآبادکاری کے لیے وضع کردہ نظام کے تحت ہنرمندی کی ترقی، روزگار اور ذریعۂ معاش میں مدد، پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت رہائشی سہولت اور خود روزگار کے لیے مالی امداد فراہم کرکے انہیں سماج کے مرکزی دھارے میں شامل ہونے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ان دیہات کو ترقیاتی گرانٹ فراہم کی گئیں جنہوں نے نکسل ازم کے اثر سے نجات حاصل کی اور جہاں جمہوری طور پر منتخب پنچایتیں قائم ہوئیں۔ ہتھیار ڈالنے والے کیڈروں کے بچوں کو بارہویں جماعت تک مفت تعلیم فراہم کی گئی، جس سے ان کے خاندانوں کو زیادہ محفوظ مستقبل کی تعمیر میں مدد ملی۔

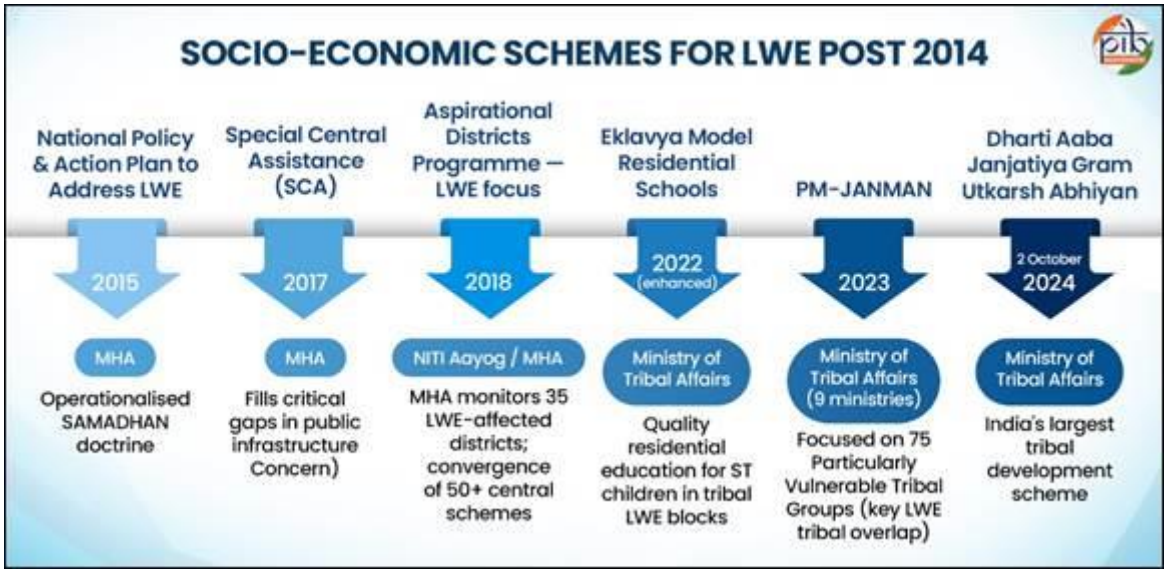

متعدد ہدفی اقدامات نے اس تبدیلی کے عمل کو تیز کیا۔ قومی پالیسی اور ایکشن پلان میں سیکیورٹی، ترقی، کمیونٹی کے حقوق کا تحفظ اور عوامی تاثر کی تشکیل و بہتری جیسے پہلوؤں کو شامل کیا گیا ہے۔ جنگلات کے حقوق کے قانون کے تحت مجموعی طور پر 21,26,273 حقوقی اسناد تقسیم کی گئیں۔ خصوصی مرکزی امداد کے ذریعے سب سے زیادہ متاثرہ اضلاع میں اہم عوامی بنیادی ڈھانچہ تعمیر کیا گیا۔ خواہش مند اضلاع پروگرام کے تحت صحت، تعلیم، مالی شمولیت اور رابطوں کے شعبوں میں بہتر نتائج حاصل کرنے کے لیے مختلف فلاحی اسکیموں کو یکجا کیا گیا۔

تعلیم تبدیلی کے ایک اہم ستون کے طور پر ابھری۔ ایکلویہ ماڈل رہائشی اسکولوں (ای ایم آر ایس) کے لیے بہتر معاونت کے ذریعے درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے بچوں، بالخصوص بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای) سے متاثرہ علاقوں کے بچوں، کے لیے معیاری رہائشی تعلیم تک رسائی میں اضافہ کیا گیا۔ پی ایم-جن من پہل کے تحت رہائش، پینے کے صاف پانی، تعلیم، صحت کی سہولیات اور ضروری رابطوں تک رسائی بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دی گئی، تاکہ خاص طور پر کمزور قبائلی گروہوں (پی وی ٹی جیز) کو ترقی کے مرکزی دھارے میں شامل کیا جا سکے۔

دھرتی آبا جنجاتیہ گرام اُتکرش ابھیان کے آغاز سے قبائلی دیہات میں بنیادی ڈھانچے کی کمی کو دور کرنے کی کوششوں کو مزید تقویت ملی۔

مختلف وزارتوں کی مربوط کوششوں کے ذریعے اس پروگرام کا مقصد معیارِ زندگی بہتر بنانا، معاشی مواقع کو وسعت دینا اور قبائلی برادریوں کی ہندوستان کے ترقیاتی سفر میں بھرپور شرکت کو یقینی بنانا ہے۔

کیس اسٹڈی: چھتیس گڑھ کا نکسل ازم سے ترقی کی جانب سفر



کئی دہائیوں تک چھتیس گڑھ کا بستر خطہ ملک کے نکسل ازم سے سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں شمار ہوتا رہا۔ محدود رابطوں، انتظامیہ کی کمزور موجودگی اور دشوار گزار جغرافیائی حالات نے انتہا پسند گروہوں کو اس علاقے میں اپنے قدم جمانے کا موقع دیا۔ گزشتہ 12 برسوں کے دوران سیکیورٹی، ترقی اور قبائلی برادریوں کی شمولیت پر مبنی ایک مربوط حکمت عملی نے اس خطے کی صورتِ حال بدل دی۔

2017میں بستریہ بٹالین کے قیام سے اس تبدیلی کو ایک اہم موڑ ملا۔ اس بٹالین میں 1,143 اہلکار بھرتی کیے گئے، جن میں بیجاپور، سکما اور دنتے واڑہ کے تقریباً 400 مقامی نوجوان شامل تھے۔ مقامی لوگوں کی شمولیت سے خفیہ اطلاعات کے نیٹ ورک مضبوط ہوئے، سیکیورٹی فورسز اور قبائلی برادریوں کے درمیان اعتماد میں اضافہ ہوا اور ریاستی اداروں پر لوگوں کا اعتماد بحال کرنے میں مدد ملی۔

سیکیورٹی کی صورتِ حال بہتر ہونے کے ساتھ ہی ترقیاتی سرگرمیوں میں بھی تیزی آئی۔ بستر خطے میں 3,240 کلومیٹر سے زیادہ سڑکیں تعمیر کی گئیں، جو بستر، بیجاپور، دنتے واڑہ، سکما، نارائن پور، کانکیر اور کونڈاگاؤں اضلاع تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ، ڈیجیٹل رابطوں کو بہتر بنانے کے لیے 889 موبائل ٹاورز بھی نصب کیے گئے۔ جو دیہات کبھی باقی دنیا سے کٹے ہوئے تھے، وہ اب منڈیوں، اسکولوں، صحت کی سہولیات، بینکاری خدمات اور سرکاری اسکیموں سے جڑ گئے ہیں۔

حکومت نے بازآبادکاری اور سماج میں دوبارہ شمولیت پر بھی توجہ دی۔ ہتھیار ڈالنے والے تقریباً 3,000 افراد کے لیے ایک خصوصی منصوبہ تیار کیا گیا، جس کے تحت ہنرمندی کی ترقی، تعلیم اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے ابتدائی طور پر 20 کروڑ روپے مختص کیے گئے۔ اس اقدام کا مقصد تشدد کے سلسلے کو ختم کرنا اور معاشی خود کفالت کی راہ ہموار کرنا تھا۔

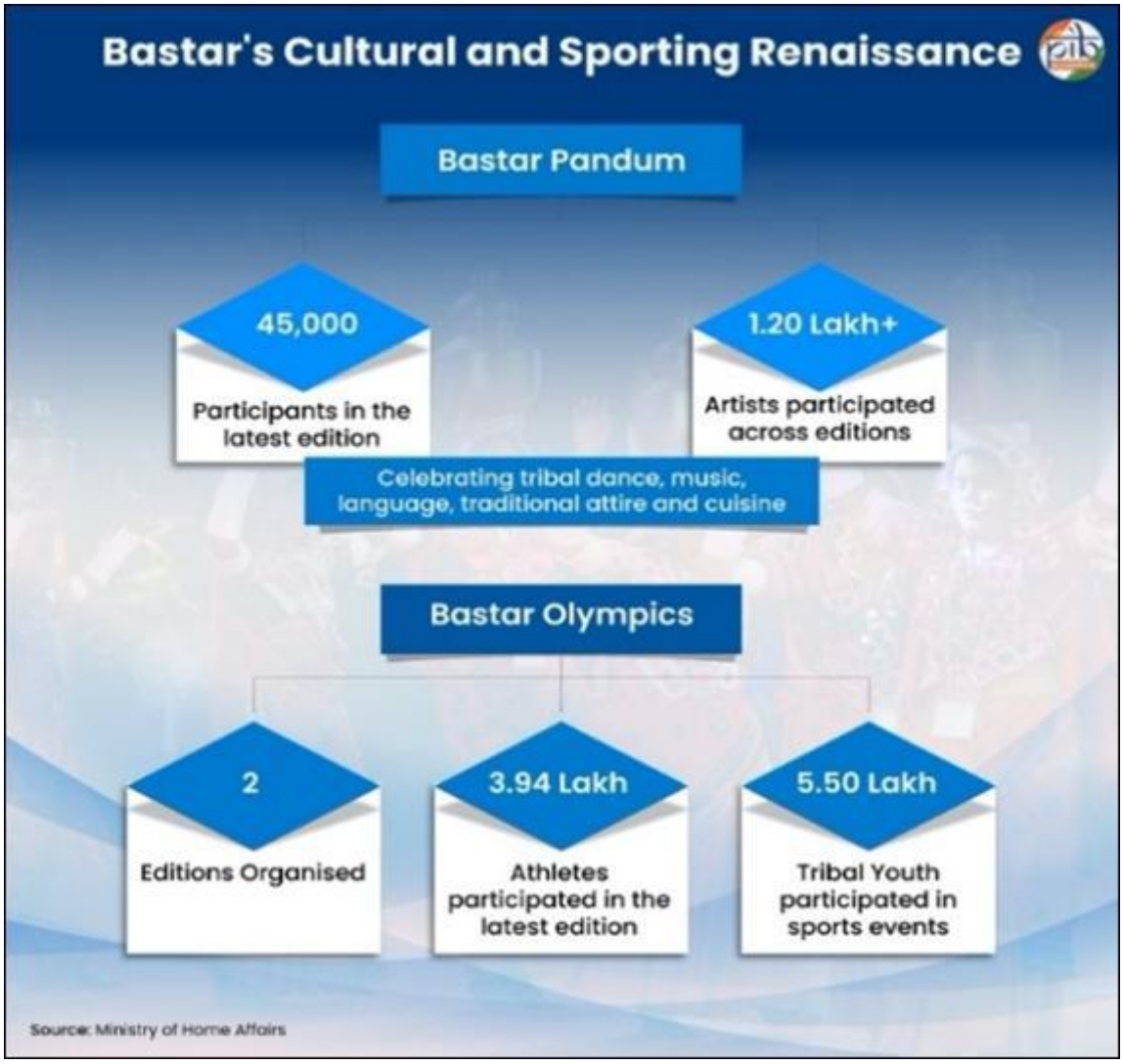

مئی 2026 میں چھتیس گڑھ میں 'شہید ویر گنڈا دھور سیوا ڈیرا'نامی اقدام کا آغاز کیا گیا۔ اس کا مقصد سیکیورٹی کے محاذ پر حاصل ہونے والی کامیابیوں کو پائیدار ترقی میں تبدیل کرنا ہے۔ سینٹرل آرمڈ پولیس فورسز (سی اے پی ایف) کے تقریباً ایک تہائی کیمپوں کو 'انٹیگریٹڈ ڈیولپمنٹ سینٹرز' (جامع ترقیاتی مراکز) میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ ان مراکز کے ذریعے عوام کو سرکاری اسکیموں، صحت کی سہولیات، بینکنگ خدمات، زرعی معاونت، ہنرمندی کے فروغ اور دیگر شہری سہولیات تک رسائی فراہم کی جا رہی ہے۔ ویر گنڈا دھور کی جائے پیدائش 'نیطانار'میں ایسے ہی ایک مرکز کا قیام اس بات کی علامت ہے کہ ان علاقوں میں حکومتی نظام ایک بار پھر بحال ہو گیا ہے، جو کبھی انتہا پسندی سے متاثر تھے۔

بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور فلاحی اقدامات کے ساتھ ساتھ 'بستر پنڈم'اور 'بستر اولمپکس'جیسے ثقافتی پروگراموں نے بھی کمیونٹی کی شمولیت اور قبائلی شناخت کو تقویت بخشی ہے۔ ان پلیٹ فارمز نے لاکھوں قبائلی نوجوانوں اور فنکاروں کو ایک جگہ جمع کیا، جس سے سماجی ہم آہنگی کو فروغ ملا اور باہمی رابطوں اور قیادت کے فروغ کے نئے مواقع پیدا ہوئے۔

بستر میں آنے والی یہ تبدیلی ظاہر کرتی ہے کہ پائیدار امن اسی وقت قائم ہو سکتا ہے، جب سیکیورٹی اقدامات کے بعد ترقیاتی سرگرمیوں، فلاحی خدمات کی فراہمی اور مقامی برادری کو بااختیار بنانے پر توجہ دی جائے۔ چھتیس گڑھ کا تجربہ اس بات کی مثال ہے کہ حکومت کی مسلسل موجودگی، مقامی آبادی کی شرکت اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والی ترقی کے ذریعے تنازعات سے متاثرہ خطے کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کیا جا سکتا ہے۔

ایک دہائی پر محیط تبدیلی کے نتائج

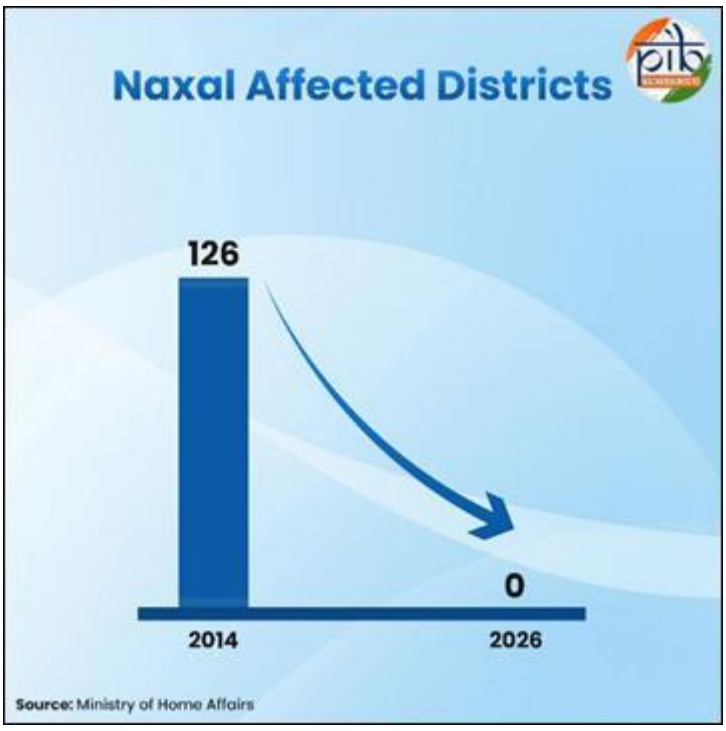

بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای) سے متاثرہ اضلاع کی تعداد 2014 میں 126 تھی، جو مارچ-اپریل 2026 تک کم ہو کر صفر رہ گئی۔ اسی طرح، سب سے زیادہ متاثرہ اضلاع کی تعداد بھی 35 سے گھٹ کر صفر ہو گئی، جو سیکیورٹی کی صورتحال میں ایک فیصلہ کن تبدیلی کی عکاسی کرتی ہے۔

اس تبدیلی کے اثرات تشدد کے تمام اہم پیمانوں پر نمایاں طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ سال 2010 نکسل ازم کی تاریخ کے مہلک ترین برسوں میں سے ایک تھا۔ اس سال نکسل ازم سے متعلق 1,936 واقعات پیش آئے اور 1,005 افراد ہلاک ہوئے۔ اس کے بعد سے مسلسل سیکیورٹی کارروائیوں، ترقیاتی اقدامات اور حکومتی نظام کی بہتر کارکردگی کے نتیجے میں بائیں بازو کی انتہا پسندی کے نیٹ ورکس نمایاں طور پر کمزور ہوئے ہیں۔

نکسل ازم سے متعلق واقعات کی تعداد 2014 میں 870 تھی، جو تیزی سے کم ہو کر 2026 میں (29 جولائی 2026 تک) محض 33 رہ گئی۔ اسی عرصے کے دوران ہلاکتوں

کی تعداد بھی 310 سے گھٹ کر 12 رہ گئی۔ تشدد میں یہ مسلسل کمی نکسل گروہوں کی عملی صلاحیتوں میں کمی اور متاثرہ علاقوں میں سیکیورٹی، مواصلاتی رابطوں اور عوامی اعتماد کی بتدریج بحالی کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ رجحان سیکیورٹی کی صورتحال میں نمایاں بہتری کا عکاس ہے۔ جو علاقے کبھی مسلسل تشدد کی زد میں رہتے تھے، وہاں اب امن و امان اور عوامی تحفظ کی صورتحال میں نمایاں بہتری آئی ہے۔

حاصل شدہ کامیابیوں کو مستحکم بنانا: جون 2026 کے بعد کے اہم اقدامات

ملک کے بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای) سے پاک ہونے کے بعد حکومت نے اپنی توجہ سیکیورٹی کے محاذ پر حاصل شدہ کامیابیوں کو مستحکم کرنے اور ترقیاتی عمل کو تیز کرنے پر مرکوز کر دی۔ پہلے سے متاثرہ علاقوں میں امن و ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے جون 2026 کے بعد کئی اہم اقدامات کیے گئے۔

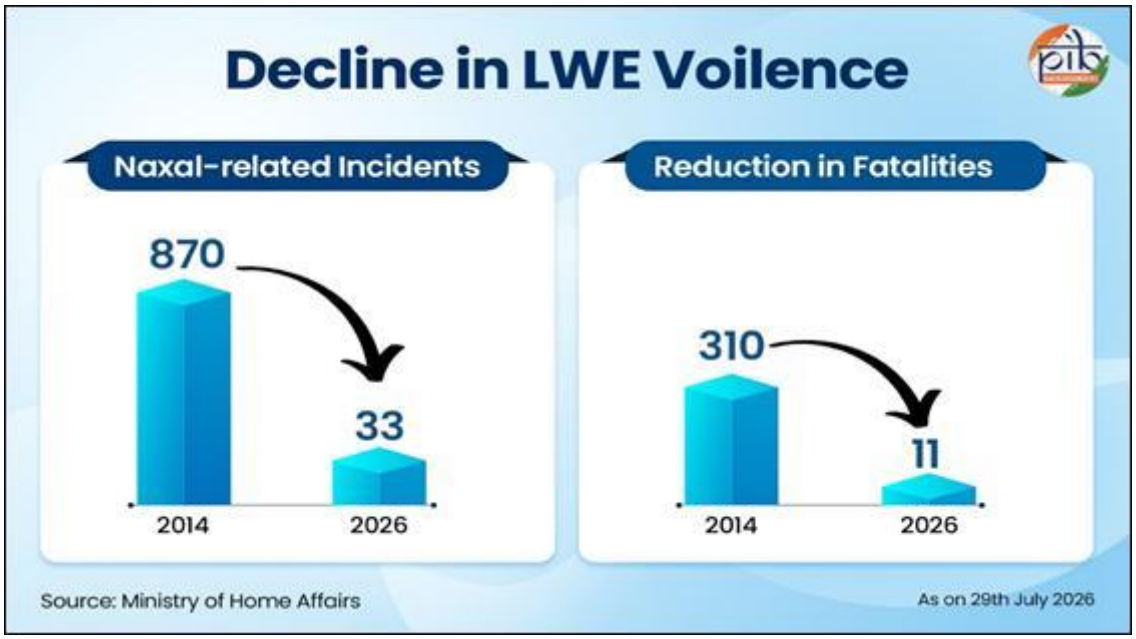

سیکیورٹی کیمپوں کو ’انٹیگریٹڈ ڈیولپمنٹ سینٹرز‘ (سیوا ڈیرا مراکز) میں تبدیل کرنا

بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای) سے پاک علاقوں میں واقع سیکیورٹی کیمپوں میں سے تقریباً ایک تہائی کو عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے ’سیوا ڈیرا مراکز‘ میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ یہ اقدام ان علاقوں میں، جو کبھی بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثر تھے، سیکیورٹی پر مرکوز نقطۂ نظر سے عوام دوست طرزِ حکمرانی کی جانب ایک واضح تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔

ان مراکز میں درج ذیل سہولیات فراہم کی جائیں گی:

جن سووِدھا مرکز (عوامی سہولت مرکز) :مقامی باشندوں کو ایک ہی چھت کے نیچے تمام سرکاری اسکیموں اور آن لائن ڈیجیٹل خدمات سے متعلق معلومات اور ان تک رسائی کی سہولت فراہم کرنا۔

کمیونٹی ڈیولپمنٹ (برادری کی ترقی) :ہنرمندی کے فروغ، خواتین کو بااختیار بنانے، روزگار پر مبنی تربیت، غذائیت اور صحت کی سہولیات کے ذریعے لوگوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانا۔

سماجی ترقی :قبائلی ثقافت، لوک فنون اور روایتی تہواروں کو فروغ دینا، نیز نوجوانوں کے لیے کھیلوں کی سہولیات اور مواقع فراہم کرنا۔

معاشی ترقی :زرعی پیداوار اور جنگلات سے حاصل ہونے والی غیر عمارتی جنگلاتی پیداوار (جیسے مہوا، املی اور تیندو کے پتے) کی پروسیسنگ، برانڈنگ اور فروخت کے ذریعے مقامی برادریوں کے لیے آمدنی اور روزگار کے مواقع میں اضافہ کرنا۔

ایک پائلٹ پروجیکٹ کے تحت چھتیس گڑھ کے بستر علاقے میں پانچ سیکیورٹی کیمپوں کو ’شہید ویر گنڈا دھور سیوا ڈیرا مراکز‘ میں تبدیل کرنے کے لیے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن (این آئی ڈی)، احمد آباد کے ساتھ ایک مفاہمت نامے (ایم او یو) پر دستخط کیے گئے ہیں۔

این آئی ڈی نے اس سلسلے میں فزیبلٹی اسٹڈی (امکانی جائزہ) مکمل کر لی ہے اور کام شروع ہو چکا ہے۔ اس منصوبے پر آنے والے اخراجات وزارتِ داخلہ (ایم ایچ اے) کی ’اسپیشل سینٹرل اسسٹنس‘ (ایس سی اے) اسکیم کے تحت برداشت کیے جائیں گے۔

فلاحی اسکیموں کی رسائی کا جائزہ (سروے آف ویلفیئر سیچوریشن)

اگست 2026 میں پارلیمنٹ میں پیش کی گئی رپورٹ کے مطابق، وزارتِ داخلہ نے جنوبی چھتیس گڑھ کے ان سات اضلاع میں ایک سروے کرایا جو ماضی میں بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای) سے متاثر تھے۔ اس سروے کا مقصد یہ جائزہ لینا تھا کہ مختلف سرکاری فلاحی اسکیموں اور ترقیاتی اقدامات کی رسائی ان علاقوں تک کس حد تک ہوئی ہے اور وہاں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے کیا امکانات ہیں۔

یہ سروے ایک آزاد ایجنسی کے ذریعے کرایا گیا تھا۔ اس کے تحت تعلیمی سطح، صحت سے متعلق اشاریوں اور بنیادی سہولیات کی دستیابی کے بارے میں معلومات جمع کی گئیں۔ ان سہولیات میں پرائمری اسکول، آنگن واڑی مراکز اور ثانوی سطح کی طبی سہولیات وغیرہ شامل ہیں۔ سروے کے نتائج مرکزی وزارتِ داخلہ اور ریاستی حکومت کو ترقیاتی خلا کی نشاندہی کرنے، اسے دور کرنے اور روزگار کے مواقع یقینی بنانے میں مدد فراہم کر رہے ہیں۔

نکسل تشدد کے متاثرین کی معاونت

15اکتوبر 2026 کو وزیرِ داخلہ نے معذور افراد میں معاون آلات تقسیم کرنے کی ایک تقریب سے خطاب کیا۔ جاری 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے تحت نکسل تشدد سے متاثرہ افراد بھی اس اقدام سے مستفید ہونے والوں میں شامل تھے۔

نکسل سے پاک بھارت میں پہلی دیوالی

8نومبر 2026 کو وزیرِ اعظم نے چھتیس گڑھ کے بستر علاقے میں کرن پور واقع 'کوبرا' آپریشنز بیس پر سیکیورٹی فورسز کے جوانوں کے ساتھ دیوالی منائی۔ انہوں نے اسے ایسی پہلی دیوالی قرار دیا جب ملک کا ہر ضلع نکسل ازم سے پاک ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ گزشتہ ایک سال کے دوران ڈیوٹی پر تعینات مرکزی ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کا کوئی بھی جوان ہلاک نہیں ہوا، جو گزشتہ 47 برسوں میں اپنی نوعیت کی پہلی بڑی کامیابی ہے۔

بھارت کی سلامتی اور ترقی کی داستان کا ایک اہم باب

بھارت کا 'نکسل سے پاک' ہونا ملک کی آزاد تاریخ میں داخلی سلامتی کے میدان کی اہم ترین کامیابیوں میں سے ایک ہے۔ یہ فیصلہ کن قیادت، پالیسیوں پر مسلسل عمل درآمد اور سلامتی، ترقی و بحالی پر مبنی کثیر جہتی حکمت عملی کے مؤثر نتائج کی عکاسی کرتا ہے۔

گزشتہ ایک دہائی کے دوران بھارت نے بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای) سے نمٹنے کے اپنے طریقۂ کار میں نمایاں تبدیلی کی ہے۔ محض ردعمل ظاہر کرنے اور اس کے پھیلاؤ کو محدود کرنے کی پالیسی سے آگے بڑھ کر اسے جڑ سے ختم کرنے کی فعال حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔ اب اگلا مرحلہ ان کامیابیوں کو مستحکم کرنا، حالات کو دوبارہ بگڑنے سے روکنا، متاثرہ برادریوں کی مکمل بحالی کو یقینی بنانا اور اس امر کو یقینی بنانا ہے کہ سیکیورٹی کے ان فوائد کے ساتھ پائیدار ترقی، مؤثر حکمرانی اور عوام کو ان کے حقوق و سرکاری خدمات کی مکمل فراہمی بھی ممکن ہو۔

'نکسل سے پاک بھارت' کا حصول محض ایک بغاوت کے خاتمے کا نام نہیں، بلکہ یہ بھارت کی انتہائی کمزور اور پسماندہ برادریوں کے لیے امن، شمولیت اور ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔

حوالہ جات:

وزیرِ اعظم کا دفتر

- https://www.pmindia.gov.in/en/news_updates/pm-celebrates-diwali-with-the-security-forces-at-cobra-operations-base-at-karanpur-in-bastar-chhattisgarh/

- https://www.pmindia.gov.in/en/news_updates/pms-speech-during-interaction-with-the-security-forces-in-bastar-chhattisgarh/

وزارتِ داخلہ

- https://www.mha.gov.in/sites/default/files/2025-12/FAQs_LWE_18122025.pdf
- https://www.mha.gov.in/sites/default/files/2026-04/MonthlyMajormarch_20042026.pdf
- https://www.pib.gov.in/newsite/erelcontent.aspx?relid=50833&reg=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1532871&reg=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2003503&reg=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleseDetailm.aspx?PRID=2120771&reg=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2130295&reg=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2163233&reg=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2172513&reg=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2180005&reg=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2204629&reg=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2247134&reg=3&lang=1

- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2262365&reg=3&lang=1
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2262512&reg=3&lang=1
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2262997&reg=3&lang=1
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2291043&reg=48&lang=1
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2294794&reg=48&lang=2
- https://www.mha.gov.in/index.php/left-wing-extremism-division?

بھارتی پارلیمان

- https://sansad.in/getFile/annex/271/AU1196_egtT1x.pdf?source=pqars

پرسار بھارتی

- https://newsonair.gov.in/security-forces-arrest-top-maoist-leader-misir-besra-in-jharkhand/
- https://newsonair.gov.in/jharkhand-police-secure-surrender-of-16-maoists-under-anti-naxal-campaign/
- https://newsonair.gov.in/govt-committed-to-providing-rehabilitation-to-victims-of-naxalism-and-people-with-disabilities-hm-amit-shah/

پریس انفارمیشن بیورو (ریسرچ یونٹ)

- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2182437&reg=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=156467&ModuleId=3&reg=1&lang=1

- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2203440&reg=3&lang=1

سوشل میڈیا

- https://x.com/mygovindia/status/2067107501196378260?s=20
- https://www.facebook.com/reel/1779062126443871

پی ڈی ایف دیکھنے کے لیے یہاں کلک کریں:

***